کے لیے جہاد کے جذبے سے معمور رہنا دلیلِ ایمان ہے اور اس جذبے سے خالی ہونا نفاق کی علامت ہے۔ اگر ریاست کے تحفظ کا سوال سامنے آجائے تو پھر جان کو عزیز رکھنا اور قربانی سے جی چرانا ایمان کی کھلی موت ہے"۔ (ص ۱۵۸)

اسلامی ریاست کے موضوع پر' اُردو میں یہ ایک قابلِ قدر عالمانہ کتاب ہے۔ موضوع پر مصنف کی گرفت نے' بحثوں کو جان دار اور پُرتاثیر بنا دیا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

مصر میں آزادیِ نسواں کی تحریک اور جدید عربی ادب' ڈاکٹر سطوت ریحانہ۔ ملنے کا پتا: مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی' پان والی کوٹھی' دودھ پور' علی گڑھ۔ صفحات: ۳۰۲۔ قیمت: ۱۰۵ روپے۔

عصر حاضر کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ بہت سے الفاظ اپنی پہچان اور حرمت کھو بیٹھے ہیں۔ لفظ نعرے بازی کا استعارہ بن کر رہ گیا ہے۔ جن لفظوں کا سب سے زیادہ استحصال ہوا اُن میں: عوام' حقوق' آزادی' انقلاب' جمہوریت' قومی مفاد' مساوات اور آزادیِ نسواں سرفہرست ہیں۔

یہ کتاب شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی ایک معلمہ نے پی ایچ ڈی کے مقالے کے طور پر تحریر کی ہے' جس میں آزادیِ نسواں کی تحریک کے ماضی و حال کا جائزہ لینے کے لیے مصر کو موضوع مطالعہ بنایا گیا ہے۔ مصر اور بعض دوسرے مسلم ملکوں میں اہل مغرب نے اپنی فکریات کے ساتھ سب سے زیادہ منظم اور سب سے پہلے حملہ کیا۔ کتاب کے مندرجات چشم کشا ہیں اور ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ سو برسوں کے دوران مصر میں تحریکِ نسواں کن اسالیب میں جدید عربی ادب و فکر پر اثرانداز ہوئی۔ اس پھیلے ہوئے موضوع کو تحقیقی شعور اور محنت کے ساتھ یکجا کر کے پیش کرنا ایک اعلیٰ درجے کی دینی اور علمی خدمت ہے' جس پر مصنفہ مبارک باد کی مستحق ہیں۔

ڈاکٹر سطوت ریحانہ کا یہ مقالہ پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم اپنے ہی وطن کی کہانی پڑھ رہے ہوں۔ فرانسیسیوں نے اٹھارھویں صدی میں مصر کی مسلم عورت کو ترغیب و تحریص سے کوچہ و بازار میں لانے کی کوشش کی تھی' یہی صورت ہمارے گردوپیش بھی موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ پہلے فرانسیسیوں اور پھر انگریزوں کے زیراثر عورت کو معاشی زندگی اور نام نہاد کلچرل میلوں اور